مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۲ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

قادیان ۱۲ ماہ وفا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔ جامعہ احمدیہ موسم گرما کی تعطیلات

جلد ۳۴ | ۱۳ ماہ وفا ۱۳۲۵ ہش | ۱۳ شعبان ۱۳۶۵ھ | ۱۳ جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۶۳

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کو اپنی ذہنیت ملّی رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیئے

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ جولائی ۱۹۴۶ء بمقام بیت الفضل ڈلہوزی

مرتبہ:- مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

بعض انسانی قوتیں اس قسم کی ہیں کہ بظاہر وہ

قدرت کا ایک عطیہ

معلوم ہوتی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ان میں کمی بیشی کا بھی امکان ہوتا ہے۔ اور وہ کمی بیشی فردی۔ قومی اور نسلی کوشش سے پیدا ہو سکتی ہے۔ مثلاً بظاہر نظر قدرت کا ایک عطیہ ہے۔ اور دیکھنا طبیعت اور قانون کا ایک فعل ہے۔ لیکن اس میں بھی کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔ اور کمزور نظر تیز کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ جب ہم زیادہ غور کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ

بعض اقوام کی نظر تیز

ہوتی ہے۔ اور بعض اقوام کی نظر کمزور ہوتی ہے۔ یہ فرق قوموں کے خاص مشاغل اور احتیاط کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ پڑھنے لکھنے والی قوموں کی آنکھیں لیبی ہو جاتی ہیں۔ اور ان کی نظر کمزور ہو جاتی ہے۔ بعض قسم کی پیشہ ور اقوام ایسی ہیں۔ جن کی نظر بہت تیز ہوتی ہے۔ گو اب وہ اقوام پائی نہیں جاتیں۔ مثلاً شکاریوں کی ایک قوم نسلاً بعد نسلاً شکار کرتی چلی جاتی تھی۔ اور شکار میں تیز نظر کی ضرورت ہے۔ ان کی نظر اس پیشہ کی وجہ سے تیز ہو جاتی تھی۔ شکار ایک ایسا پیشہ ہے جس میں نظر کی تیزی کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ پس

نظر کی متواتر مشق

کی وجہ سے اور نظر کی تیزی کی طرف خاص توجہ ہونے کی وجہ سے نسلاً بعد نسلاً ان اقوام کی نظر تیز ہوتی چلی جاتی تھی۔ جہاں نظر اللہ تعالےٰ کا عطیہ ہے۔ وہاں چند اور چیزیں بھی ایسی ہیں جو

اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطیہ

ہیں۔ مگر انسان کی متواتر کوشش سے ان میں کمی بھی اور بیشی بھی ہو سکتی ہے۔ ان میں سے ایک ذہن بھی ہے۔ اگر انسان

ذہن کی تیزی

کے لئے کوشش کرے۔ تو اس میں بہت حد تک جلا پیدا ہو سکتا ہے۔ سینڈو نے ورزش کے جو اصول نکالے ہیں۔ وہ ایسے نہیں جو پہلے کسی کو معلوم نہ تھے۔ اور صرف اسی نے معلوم کئے۔ بلکہ وہ طریقے لوگوں کو پہلے بھی معلوم تھے اس نے جو فرق پیدا کیا۔ وہ صرف یہ ہے۔ کہ اس نے ورزش کرنے والوں کو توجہ دلائی کہ

ورزش کرنے والوں کو

اس بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ ہم کیا کچھ بننا چاہتے ہیں۔ اور جو کوشش ہم کرتے ہیں۔ اس کا طبعی نتیجہ ضرور نکلے گا۔ اگر طبعی نتیجہ نہیں نکلتا۔ تو ورزش کرنے والے کو جان لینا چاہیئے کہ میرے اندر کوئی کمزوری ہے۔ جس کی وجہ سے میرے جسم میں سڈول پن اور میرے اعصاب میں طاقت اور میرے مسلز میں قوت نہیں آرہی۔ جس طرح ان چیزوں کو فردی رنگ میں تیز کیا جاتا ہے اسی طرح ان چیزوں کو قومی اور ملی رنگ میں بڑھایا جا سکتا ہے۔ اور جس طرح اس قوم کے افراد ان چیزوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ دوسرے آدمی اس طور پر فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ دنیا صرف مادی قواعد سے ہی نہیں چلتی۔ بلکہ ان قواعد کے ساتھ کچھ

نفسیاتی قواعد

بھی ہیں۔ جو ان مادی قواعد سے مل کر نتیجہ پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً حافظہ ہے یہ کسی کا کمزور اور کسی کا مضبوط ہوتا ہے۔ بظاہر

حافظہ کی کمزوری

پیدائش سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہونے والے بچوں میں سے کسی کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ اور کسی کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ ایک ہی خاندان کے افراد میں سے کسی کا حافظہ تیز ہوتا ہے اور کسی کا حافظہ کمزور ہوتا ہے لیکن

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

باوجود اس کے حافظہ کو گھٹایا یا بڑھایا جاسکتا ہے۔ بعض خاص قسم کے قواعد ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے قوت حافظہ تیز ہو جاتی ہے۔ اور ان قواعد کو اگر نظر انداز کر دیا جائے۔ تو حافظہ کم ہو جاتا ہے۔ حافظہ بے شک ایک طبعی چیز ہے۔ لیکن ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اسے گھٹایا یا بڑھایا بھی جاسکتا ہے۔

قومی ترقی منحصر ہے
قومی ذہن

پر۔ اگر افراد میں قومی ذہنیت پیدا نہیں ہوتی۔ تو قوم کا ترقی کرنا بالکل محال ہے۔ لیکن جو قومیں اپنے اندر قومی ذہنیت پیدا کر لیتی ہیں۔ وہ

دوسری قوموں پر سبقت

لے جاتی ہیں۔ اللہ تعالے جب کسی قوم کو اٹھانے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس کے ذہن کو تیز کر دیتا ہے۔ اور جب کسی قوم کو گرانے کا فیصلہ کرتا ہے۔ تو ان کے ذہن کو کمزور کر دیتا ہے۔ حافظہ کی قوت بظاہر ان میں موجود ہوتی ہے۔ لیکن جو ذہن غالب قوم کا ہوتا ہے وہ ان کا نہیں ہوتا۔ وہ بات بات پر رک جاتے ہیں۔ اور اپنے الجھے ہوئے مسائل کو حل نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر کتابوں کے یاد کرنے کا سوال آئے تو وہ ایسی فر فر سناتے ہیں۔ کہ ان کے حافظہ کی داد دینی پڑتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے جب کبھی

قومی مقابلہ کا وقت

آتا ہے تو وہ ہار جاتے ہیں۔ اور وہ قوم جو بظاہر ذہنی طور پر اور اعصابی طور پر کمزور نظر آتی تھی جیت جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالے نے ان کے جماعتی ذہن کے متعلق فیصلہ فرما دیا ہوتا ہے۔ کہ وہ جیت جائیں۔ اور یہ لوگ جو جسم کے لحاظ سے ان جیت جانے والوں سے کم نہیں تھے۔ ہار جاتے ہیں۔ آخر کیا چیز تھی۔ جس نے ان کو غالب اور ان کو مغلوب کر دیا۔ وہ

قومی ذہن کی تیزی

تھی۔ ذہن ایک ایسی چیز ہے جو تمام انسانی قویٰ کی کنجی ہے۔ قوت ارادی جو انسان کو کام کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ وہ ذہن کے ماتحت ہے۔ اگر ذہن پورے طور

پر صحیح خطرہ یا صحیح فائدہ کو نہیں سمجھے گا۔ تو قوت ارادی بھی پوری تیاری نہیں کرے گی۔ ذہن جتنا تیز ہوگا۔ اتنی ہی قوت ارادی بھی تیز ہوگی۔ کیونکہ ذہن تمام حالات کا جائزہ لیتا ہے۔ اور قوت ارادی اس کے جائزہ کے مطابق تیاری کرتی ہے۔ اگر ذہن حالات کو صحیح شکل میں پیش کرتا ہے۔ تو

قوت ارادی

صحیح رنگ میں کام کرتی ہے۔ اور اگر غلط طور پر پیش کرتا ہے۔ تو قوت ارادی غلط قدم اٹھاتی ہے۔ اگر کسی کا ذہن تیز نہیں تو صرف قوت ارادی اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ فرض کرو ایک شخص کی قوت ارادی بہت مضبوط ہے۔ اور وہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں پہاڑ سے کود پڑونگا۔ ایسے شخص کی قوت ارادی خواہ کتنی ہی مضبوط ہو۔ وہ پہاڑ سے چھلانگ لگا کر بچ نہیں سکتا۔ اور اس کی قوت ارادی کی مضبوطی اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ تمام لوگ ایسے شخص کو پاگل اور بے وقوف کہیں گے۔ اگر اسے ذہن بھی ملا ہوتا۔ تو وہ اس حرکت سے اجتناب کر کے کسی معقول ذریعہ سے

اپنے مقصد کے حل کی کوشش

کرتا۔ پس قوت ارادی کے ساتھ ذہن کی تیزی نہایت ضروری چیز ہے۔ یہ خدائی قانون ہے۔ کہ اگر انسان ان ذرائع کو استعمال کرے۔ جو خدا تعالے نے اذہان کو تیز کرنے کے لئے مقرر کئے ہیں۔ تو اذہان میں بہت حد تک تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طرح انفرادی ذہن کے لئے کوشش کی ضرورت ہے۔ اسی طرح قوموں میں قومی ذہنیت بھی بہت کوشش سے پیدا ہوتی ہے۔ فردی لحاظ سے کئی لوگ بہت زیرک اور ہوشیار ہوتے ہیں۔ لیکن جب وہ قومی طور پر کسی قوم کے مقابلے میں آتے ہیں۔ تو ہار جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کا ذہن قومی ذہن نہیں ہوتا اور وہ

فرداً فرداً کام کرنے کے عادی

ہوتے ہیں۔ اس لئے اجتماعی طور پر وہ کام کر ہی نہیں سکتے۔ ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے قیمتی سے قیمتی ہیرے قیمتی سے قیمتی لعل اور قیمتی سے قیمتی زمرد

بے جوڑ طور پر ایک انگوٹھی میں جوڑ دیئے جائیں۔ تو کوئی شخص انہیں پسند نہیں کرے گا۔ اور خواہ ان کی قیمت کئی لاکھ روپیہ ہو۔ کوئی انہیں سینکڑوں میں لینے پر بھی آمادہ نہ ہوگا۔ لیکن معمولی سے معمولی قیمت کے پتھر عمدہ طریق سے مناسبت کے ساتھ جوڑ کر انگوٹھی میں لگائے جائیں۔ تو ان پچاس ساٹھ روپے کے پتھروں کے سینکڑوں ہزاروں گاہک پیدا ہو جائیں گے اسی طرح

قومی ذہن کے معنے

یہ ہیں کہ ان لوگوں کے ذہنوں میں باہمی مناسبت ہو۔ اگر ذہین قوموں کے حالات کو ہم بغور دیکھیں۔ تو ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ ذہن ہی ہے جو ان کی اصل کامیابی کا موجب ہوتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اذہان اللہ تعالے کی طرف سے عطیہ ہوتے ہیں۔ لیکن ایک لمبے تجربہ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے۔ کہ ایک حد کے اندر جذبات عزم محبت اور ارادے اور ایسی ہی دوسری قوتیں کم و بیش ہو جاتی ہیں۔ گویا ایک چیز اللہ تعالے بناتا ہے اور اس کی تراش خراش کا اختیار انسان کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔ مثلاً گلاب کا پودا ہے۔ گارڈینیا کا پودا ہے۔ ڈرانٹے کا پودا ہے۔ یہ سب پودے خدا تعالے نے بنائے ہیں۔ لیکن اسے سجانے کی قوت پھر اللہ تعالے نے انسان کو عطا کی ہے۔ اگر اسے اسی شکل میں چھوڑ دیا جائے۔ جس میں خدا تعالے نے اسے پیدا کیا ہے۔ اور اس کی تراش خراش نہ کی جائے۔ تو اس میں دیدہ زیبی کا کوئی سامان پیدا نہیں ہوگا۔ لیکن جب ڈرانٹے پر

مالی کی قینچی

چلتی ہے۔ جب گارڈینیا پر مالی کی قینچی چلتی ہے تو اس کی شکل بالکل بدل جاتی ہے کبھی اس کی گنبد کی شکل بن جاتی ہے۔ اور کبھی اس کے پودے دیواریں اور دروازے نظر آنے لگتے ہیں۔ اسی طرح ڈرانٹے کا درخت مالی کی قینچی چلنے کے بعد نہایت خوشنما شکل اختیار کر لیتا ہے۔ کبھی اس سے بنے ہوئے ستون اور ستون نظر آتے ہیں۔ اور کبھی خوشنما دروازے اور دیواریں نظر آتی ہیں۔ اسی طرح گلاب کا پودا اپنی ذات میں اتنا خوبصورت نظر نہیں آتا جتنا وہ اس وقت خوبصورت نظر آتا ہے۔ جب اس کے پھول گلدستہ میں لگے ہوئے ہوں۔ پس ایک قسم کی

خوبصورتی پیدا کرنے کی طاقت

اللہ تعالے نے انسان کو بھی دی ہے۔ اور ہر چیز جو انسان کے فائدہ کے لئے بنائی گئی ہے اس کے اندر وہ ایک مزید خوبصورتی پیدا کر دیتا ہے۔ جتنے پیوندی درخت ہیں۔ یہ سب انسان کی خوبصورتی پیدا کرنے کی طاقت کا نتیجہ ہیں۔ آم آڑو سیب اور مختلف قسم کے پھل سب کے سب اپنی ذات میں اچھی چیزیں ہیں۔ لیکن انسان انکو آپس میں پیوند لگا کر ان کی نئی نئی شکلیں بنا دیتا ہے۔ جس طرح انسان آموں میں انگوروں میں سیب میں ناشپاتی میں۔ آڑوؤں میں آلوچوں اور دوسرے پھلوں میں تغیر و تبدل کر سکتا ہے۔ اسی طرح انسان اپنی قوتوں اور اپنی طاقتوں میں بھی تغیر و تبدل کر سکتا ہے۔ اور اپنے ذہن کو فردی اور قومی بنا سکتا ہے۔ یہی چیزیں ہیں۔ جن سے قومیں جیتتی ہیں۔ کوئی قوم صرف اپنے مال اور اپنے سامان کی وجہ سے نہیں جیت سکتی دیکھو عام طور پر مالدار لوگوں کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں

امریکہ جانیوالے مجاہد سے جماعت احمدیہ کانپور کی سٹیشن پر ملاقات

اخبار الفضل کے ذریعہ سے اطلاع مل چکی تھی۔ کہ ہمارے معزز مجاہد میاں محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی واقف زندگی انجینئرنگ ایجوکیشن کے لئے امریکہ کو بذریعہ کلکتہ میل سے تشریف لے جا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کانپور اسٹیشن پر اپنے معزز مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہو گئی۔ گاڑی نصف گھنٹہ کے قریب لیٹ پہنچی۔ جب گاڑی پلیٹ فارم پر کھڑی ہوئی۔ تو جماعت کے بعض دوستوں نے اپنے مجاہد بھائی کے گلے میں ہار ڈالے مصافحہ کے بعد خاکسار نے معہ جماعت احمدیہ کانپور اپنے مجاہد بھائی کا فوٹو لیا۔ پلیٹ فارم پر ایک عجیب نظارہ تھا۔ لوگ حیران ہو کر پوچھتے تھے کہ یہ کون صاحب ہیں۔ پندرہ بیس منٹ گاڑی ٹھیری رہی۔ دعا کی گئی جب گاڑی چلی تو نعرہ ہائے تکبیر اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ فضل عمر زندہ باد۔ مجاہد احمدیت زندہ باد لگائے گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالے ہمارے مجاہد بھائی کو اپنے مقصد کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور کامیابی وکامرانی کے ساتھ واپس لائے خاکسار عبد الغفار سیکرٹری

اور ہر وقت انہیں چوری کا خدشہ لگا رہتا ہے۔ لیکن مغربی قوموں میں چونکہ قومی ذہنیت پیدا ہو چکی ہے۔ اس لئے انہوں نے بنک بنائے۔ اور اس روپے سے سائنس اور انڈسٹری کے سامان خریدے اور ان سے ایجادیں کر کے اور زیادہ روپے کمانے کے ذرائع نکالے۔ اور کمپنیاں بنا کر تجارت کو اتنی وسعت دی کہ ایشیائی لوگ ان کے سامنے کھڑے بھی نہیں ہو سکتے۔ ان کی

تجارت کی وسعت کی سب سے بڑی وجہ

یہی ہے کہ وہ قومی مفاد کو مقدم رکھتے ہیں۔ اور فردی مفاد کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مسلمانوں کے تنزل کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ وہ انفرادی طور پر فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور دوسرے بھائیوں کے مفاد کا خیال نہیں رکھتے۔ وہ قومی مفاد کے نام سے ناآشنا ہیں۔ ہماری جماعت کو اس بات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ کہ اس میں قومی ذہنیت پیدا ہو جائے۔ کیونکہ ہماری جماعت

ایک انتظامی جماعت

ہے۔ اور وہ جماعتی طور پر ہی ترقی کر سکتی ہے۔ فردی طور پر ساری دنیا تو کیا ہم ایک ملک میں بھی اپنا اثر اور نفوذ قائم نہیں کر سکتے۔ ایک ملک تو کیا صرف پنجاب میں بھی اپنا اثر و نفوذ قائم نہیں کر سکتے پنجاب تو کیا صرف گورداسپور میں بھی اپنا اثر و نفوذ قائم نہیں کر سکتے گورداسپور تو کیا صرف قادیان میں بھی اپنا اثر و نفوذ قائم نہیں کر سکتے۔ اگر ہمارا اثر و نفوذ کوئی چیز قائم کر سکتی ہے۔ تو وہ

ملی جذبہ

ہے۔ اگر ہمارے اندر ملی جذبہ پیدا ہو جائے تو ہم یقیناً ساری دنیا پر غالب آ سکتے ہیں۔ ملی جذبہ کی مثال ایک دریا کی طرح ہے۔ اور انفرادی جذبہ کی مثال برسات کے پانی کی سی ہے۔ جب دریا بہتا ہے۔ تو ہر چیز جو اس کے رستہ میں آتی ہے اسے ساتھ بہا لے جاتا ہے۔ اور انفرادی جذبہ خواہ کتنا ہی زبردست ہو وہ برساتی پانی کی مانند ہوتا ہے۔ برسات کا پانی

بہتا ہے اور مختلف اطراف میں پھیل جاتا ہے۔ اور اس میں وہ زور نہیں ہوتا۔ جو دریا کے بہاؤ میں ہوتا ہے۔ کیونکہ دریا نے اپنا ایک راستہ مقرر کر لیا ہوتا ہے۔ لیکن برسات کے پانی کے لئے کوئی خاص رستہ مقرر نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ ادھر ادھر پھیل جاتا ہے۔ اور زیادہ دور نہیں جا سکتا۔ لیکن دریا جب بہتا ہے تو ارد گرد کی چھوٹی چھوٹی ندیاں آ کر اس میں شامل ہو جاتی ہیں۔ اور اس کی طاقت کو بڑھا دیتی ہیں۔ اور سمندر تک پہنچ جاتا ہے۔ یہی حال مجموعی ذہانت کا ہوتا ہے۔ پس ہماری جماعت کو اپنی ذہنیت ملی رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیئے

ملی اور قومی ذہنیت

کے مواقع ہر انسان کو پیش آتے رہتے ہیں۔ مثلاً اگر دو نوجوان ایک کمرے میں رہتے ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے لئے آرام کا موجب بنتے ہیں۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان میں ملی ذہانت پائی جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ لڑتے جھگڑتے ہیں۔ اور بجائے ایک دوسرے سے تعاون کرنے کے عدم تعاون کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ تو ہم کہیں گے کہ وہ ملی ذہنیت سے عاری ہیں۔ اسی رنگ میں ہم بڑے اجتماع اور بڑی تنظیم کے متعلق اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ آیا ان قوموں میں ملی ذہنیت اور ملی جذبہ پایا جاتا ہے یا نہیں۔ ایسے لوگ جو ملی ذہنیت سے خالی ہوں۔ خواہ وہ کتنے ہی ذہین اور قابل ہوں۔ وہ قوم کے لئے عضو معطل کی طرح ہیں۔ اور جماعت کے لئے زیادہ

پریشانی کا موجب

ہوتے ہیں۔ ان کی وہی حالت ہوتی ہے کہ ؎

اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی

جب کسی قوم کے افراد کی ذہنیت تو بلند ہو جائے۔ لیکن ان میں تعاون کی روح موجود نہ ہو۔ تو اس قوم میں سخت ٹکراؤ پیدا ہو جاتا ہے اور یہ ذہنیت کی بلندی ان کے حق

تباہی کا موجب

ہو جاتی ہے۔ ذہن اور حس کی تیزی بیشک اچھی چیز ہے۔ لیکن اگر تعاون کی روح نہ بڑھے۔ تو یہ حس کی تیزی بہت خطرناک صورت اختیار کر جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ذہن اور حس کی تیزی بعض اوقات انسان کے لئے

وبال جان

ہو جاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض آدمیوں کو سخت سے سخت الفاظ بھی کہے جائیں تو ان کی طبیعت پر گراں نہیں گزرتے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ ایک لفظ بھی نہیں سن سکتے۔ ہم

عورتوں میں

ہی دیکھتے ہیں کہ جو عورتیں کم حساس ہوتی ہیں۔ ان کو ان کے خاوند ڈنڈے مارتے ہیں سخت سے سخت الفاظ کہتے ہیں۔ لیکن وہ اسی طرح چاق و چوبند رہتی ہیں۔ لیکن جو عورتیں حساس ہوتی ہیں ان کے خاوند نہ انہیں مارتے ہیں۔ نہ ہی سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ بلکہ وہ صرف خاوند کے ایک طعنہ پر ہی مرکر مٹی ہو جاتی ہیں۔ اور چند دنوں کے بعد ہی خون تھوکنے لگتی ہیں۔ مگر ایک وہ ہوتی ہیں۔ کہ خاوند چوٹی سے پکڑ کر گھسیٹتا ہے۔ بھوکا رکھتا ہے۔ لیکن ان کے چہرے اور ان کے جسم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی حس تیز نہیں ہوتی۔ وہ ہر موقعہ پر ہنس کر کہہ دیتی ہیں چلو کیا ہوا لیکن جو عورتیں حساس ہوتی ہیں۔ وہ بات بات پر کہتی ہیں کہ ایسا کیوں ہوا۔ اور چھوٹی سے چھوٹی بات ان کو محسوس ہوتی ہے۔ اور ان کو مسلول بنا دیتی ہے۔ تو

احساس کی ترقی

انسان کے لئے تکلیف کا موجب بھی ہوتی ہے۔ اور ذہن کی ترقی کے معنے بھی دراصل حس کی ترقی ہی کے ہیں۔ جس قوم میں ملی تعاون مفقود ہو۔ اور اس کے افراد کے ذہن ترقی کر جائیں تو یہ ذہنی ترقی ان کے لئے رحمت نہیں بلکہ زحمت ثابت ہوتی ہے۔ اور ان کی دولت ان کے لئے عذاب بن جاتی ہے وہ اگر

فقر اور غربت کی حالت

میں ہوتے تو اچھا تھا۔ اگر ان کا ذہن اور ان کا حافظہ تیز نہ ہوتا۔ تو وہ آرام میں رہتے کیونکہ جتنا کسی قوم کا حافظہ تیز اور ذہن بلند ہوگا۔ اتنا ہی اس کے افراد میں نکتہ چینی کا مادہ زیادہ ہوگا۔ اور وہ ہر وقت یہی سوچتے رہیں گے۔ کہ فلاں کام ہونا چاہیئے تھا نہیں ہوا فلاں کام اس طور پر ہونا چاہیئے تھا نہیں ہوا۔ لیکن چونکہ ان میں

باہمی تعاون

نہیں۔ قومی روح نہیں۔ اس لئے وہ اپنے ارادوں کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتے۔ اور ایسے لوگوں سے کام لینے والا شخص ان سب سے زیادہ دکھ میں ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ میں نے فلاں کام کرنے کے لئے کہا تھا۔ لیکن ابھی تک نہیں ہوا۔ اگر اس کا حافظہ تیز نہ ہوتا۔ تو وہ آرام میں رہتا۔ اور وہ بھول جاتا کہ میں نے کسی کام کے کرنے کے لئے کہا تھا یا نہیں۔ لیکن اس کا حافظہ اسے وہ بات بھولنے نہیں دیتا۔ اگر اس کا ذہن تیز نہ ہوتا۔ تو وہ اس بات کے نہ ہونے سے جو نقائص پیدا ہوتے انہیں محسوس نہ کرتا۔ اور

ہر وقت کے دکھ میں

نہ پڑتا۔

پس احساسات اور ذہن کی ترقی کے ساتھ باہمی تعاون کی روح نہایت ضروری ہے۔ جس قوم میں ذہنی ترقی بھی ہو۔ اور باہمی تعاون بھی ہو۔ کوئی قوم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہمارے سپرد جو کام کیا گیا ہے۔ وہ

ملی اور قومی کام

ہے۔ اور اسے قومی طور پر ہی سرانجام دیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری ترقی کی بنیاد باہمی تعاون پر رکھی ہے۔ اس لئے ہمیں قومی ذہنیت پیدا کرنی چاہیئے۔ اگر ہمارے افراد میں ملی جذبہ نہیں۔ تو وہ جتنا ترقی کریں گے۔ اتنا ہی جماعت کے لئے فتنہ کا موجب بنیں گے۔ لیکن اگر ہماری جماعت کے افراد ایک طرف تو فردی ترقیات کی طرف قدم اٹھائیں۔ اور دوسری طرف ملی جذبہ ہر وقت ان کے پیش نظر رہے۔ تو پھر

سونے پر سہاگہ

اور موتیوں میں دھاگہ والی بات ہوگی۔ اور جتنی ترقی

دورِ حاضرہ کے مسلمان کیوں ترقی نہیں کرتے؟

ایک قابلِ غور سوال

جو مذاہب اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت سے محروم ہو چکے ہوں۔ ان سے تعلق رکھنے والی اقوام جب دنیوی اسباب سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ تو ترقی کر لیتی ہیں۔ لیکن جس مذہب کو اللہ تعالےٰ کی حفاظت اور مدد حاصل ہو۔ اس کے ساتھ وابستگی کا دم بھرنے والی قوم محض دنیوی اسباب کے بل بوتے پر اگر ہزار کوشش بھی کرے۔ تو اس وقت تک کبھی دنیوی ترقی حاصل نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ پہلے روحانی اصلاح کر کے اپنے خالق ومالک کو راضی نہ کرے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا قانون ہے۔ اگر مسلمان اپنی گذشتہ تاریخ پر بالخصوص گذشتہ پچاس سالہ دور پر نظر ڈالیں۔ تو انہیں اللہ تعالےٰ کے اس قانون کی صداقت کے سینکڑوں شواہد نظر آ سکتے ہیں۔ انہوں نے روحانی اصلاح کو فراموش کر کے دنیوی ترقی حاصل کرنے کی خاطر بیسیوں جتن کئے۔ ترقی کرنے والی اقوام کی قریباً ہر معاملہ میں نقالی کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ہر کوشش کا نتیجہ الٹ ہی نکلا۔ بجائے ترقی کے ان کی ذلت اور پستی میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ انہوں نے مغربیت کی تقلید کے جوش میں اللہ تعالےٰ کے احکام اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات طیبہ کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالےٰ کو ناراض کر لیا۔ اور ادھر دنیوی ترقی سے بھی محروم رہ گئے۔ اور مغربی اقوام نے بھی انہیں دھتکار دیا۔ گویا ع

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

کے مصداق بن کر رہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اخبار بین اصحاب جانتے ہیں۔ کہ ان دنوں دنیا کے ہر کونہ اور ہر گوشہ میں "خیر الرسل کی امت" کہلانے والے مسلمانوں کا کیا حشر ہو رہا ہے۔ مغربی طاقتوں کے ہاتھ میں ایک کھلونا بنے ہوئے ہیں۔ وہ جس طرح چاہتی ہیں انہیں استعمال کرتی ہیں۔ ان کی آزادی اور ان کی غلامی کا انحصار مغربی طاقتوں کے رحم وکرم پر موقوف ہے۔ مصر۔ عراق فلسطین۔ ایران۔ افغانستان اور ٹرکی یہی عالم اسلام کی آزاد اور خود مختار حکومتیں ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں۔ جو خود اپنے قوت بازو سے اپنی آزادی قائم اور برقرار رکھنے کی طاقت اپنے اندر رکھتی ہو۔ ان کی ساری قوت محض التجا۔ درخواست رحم اور یا پھر قرارداد کے ذریعے صرف احتجاج کرنے تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔

ہندوستان کا مسلمان اپنے مذہبی اور ملی جوش میں خاص طور پر ممتاز سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اس کی بھی آج یہ حالت ہے۔ کہ ترقی کی دوڑ میں اپنی ہمسایہ قوم کی گردِ راہ کو بھی نہیں پہنچا۔ حالانکہ وہ بھی اس جیسی ہی ایک غلام قوم ہے۔ تعلیمی۔ اقتصادی اور صنعتی ترقی تو خیر دور کی بات ہے۔ جب مقابلہ آن پڑے۔ اور دشمن کی طرف سے چیلنج دے دیا جائے۔ تو کمزور سے کمزور انسان بھی اپنی طاقتوں کو مجتمع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن یہاں یہ کیفیت ہے۔ کہ ہندوستان کی دیگر اقوام مسلمانوں کو نیچا دکھانے کے لئے زور شور سے تیاری میں مصروف ہیں۔ لیکن مسلمان، غافل پڑے ہیں۔ ان دنوں متواتر اخبارات میں اس قسم کی خبریں شائع ہو رہی ہیں۔

"امرت سر ۷ جولائی۔ پنجاب کے طول و عرض سے اکالی جتھے امرتسر میں جمع ہوئے۔ اکال تخت کے سامنے ان جتھوں کے عہدیداروں نے نشتر سے اپنے بازوؤں میں سے خون نکال کر اس امر کا حلف اٹھایا کہ وہ کسی صورت میں بھی پنجاب میں پاکستان قائم نہیں ہونے دیں گے۔" پرتاپ ۸ جولائی۔

"پٹنہ ۸ جولائی۔ ایک ذمہ وار آریہ لیڈر نے بتایا۔ کہ سندھ کی مسلم لیگی وزارت نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب پر جو پابندی لگا دی ہے۔ اس کے خلاف عنقریب ستیہ گرہ کی تحریک شروع ہونے والی ہے۔ اس غرض سے دو لاکھ روپیہ فراہم کر لیا گیا ہے۔ اور پچاس ہزار ۴

۴ والنٹیر بھرتی کئے گئے ہیں۔"

"حیدرآباد ۸ جولائی نظام گورنمنٹ کے خلاف وسیع پیمانے پر ستیہ گرہ شروع ہونے والی ہے ہندوستان کے تمام حصوں سے ستیہ گرہی جتھے حیدرآباد بھیجے جائیں گے اس سلسلے میں ریاستی پرجا منڈل نے حکومت کو نوٹس دے دیا ہے۔"

(پربھات ۹ جولائی ۱۹۴۶ء)

مسلمان آنے والے خطرات کو محسوس تو کرتے ہیں۔ ان کے ازالہ کے لئے کوشش کرنے کی خواہش بھی موجود ہے۔ اور اس خواہش کا اظہار بھی گاہے بگاہے ہوتا رہتا ہے۔ لیکن کامیاب عملی قدم اٹھانے کی توفیق ملنے میں نہیں آتی۔ اور عملی ٹھوس اور تعمیری کام کبھی نہیں ہونے پاتے۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ دنیا کی دیگر اقوام کی ترقی مذہب کے ساتھ وابستہ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ایسے مذاہب سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو اب اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور مدد سے محروم ہو چکے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ بالکل الگ ہے۔ مسلمان ایک ایسے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو قیامت تک جاری رہے گا۔ اس لئے مسلمانوں کی دنیا بھی دین کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے۔ وہ دین کو نظر انداز کر کے کبھی صحیح معنوں میں دنیوی ترقی حاصل نہیں کر سکتے۔ *

* ترقی کا واحد راستہ یہی ہے کہ اس زمانہ کے مامور اور مصلح اسلام کے بطل جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کریں۔ (خاکسار خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر)

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں جماعت احمدیہ اور اہلسنت والجماعت کے درمیان مناظرہ کے شرائط

بالفاظ اخبار "مجاہد" (ڈیرہ اسماعیل خاں) مجریہ ۷ مئی ۱۹۴۶ء غیر احمدیوں کے "فحش گو" مولوی لال حسین صاحب اختر آج کل مناظرات کے موقعہ پر دھوکہ دہی سے کام لیتے ہوئے احمدیوں کے سامنے یہ بات پیش کرتے ہیں۔ کہ ماہ اپریل میں مناظرہ کے جو شرائط بمقام ڈیرہ اسماعیل خاں طے ہوئے تھے انہی پر مناظرہ کر لو۔ چونکہ ہر جگہ کے احمدی احباب کو اصل حالات کا علم نہیں لہٰذا اصل کوائف ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ تا احباب کو معلوم ہو۔ کہ ان شرائط کے مطابق ڈیرہ اسماعیل خاں میں کوئی مناظرہ نہیں ہوا۔ اور یہ کہ ان شرائط مناظرہ کی کیا حقیقت ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ ماہ اپریل میں نام نہاد "مرکز تنظیم اہلسنت والجماعت" کے مہتمم مولوی سید نور الحسن صاحب اپنے ہمراہ مولوی لال حسین صاحب کو لیکر ڈیرہ اسماعیل خاں گئے۔ اور وہاں جا کر جماعت احمدیہ کے خلاف زہر اگلتے ہوئے بالفاظ اخبار "مجاہد" ۷ مئی "بازاری اور سوقیانہ" رنگ اختیار کر کے اور جماعت احمدیہ کے مقدس امام کو "فحش ترین" گالیاں دیکر معاصر مذکور کے الفاظ میں "علمی شغف اور تجسس وجستجو رکھنے والے متلاشیان حق وصداقت کو روحانی کوفت پہنچائی۔" (مجاہد صٖ) مولوی نور الحسن صاحب وغیرہ نے جو "مرکز تنظیم" کے نام پر لوگوں کو گانٹھنے آئے تھے۔ جب یہ رنگ دیکھا کہ ڈیرہ کا متین اور سنجیدہ علمی طبقہ ان کے "غیر شریفانہ طرز" سے بیزار ہے۔ تو انہوں نے ایک اور تیر چھوڑا۔ کہ جماعت احمدیہ کے سیکرٹری صاحب سے ایسے رنگ میں مناظرہ کے متعلق گفتگو شروع کر دی کہ انہیں جماعت سے مشورہ تک کا موقعہ نہ دیا۔ اور مناظرہ کی شرائط پر سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ سے دستخط کروا کر لاہور چلے آئے۔ یہ شرائط ۱۲ اپریل کو مرتب ہوئیں۔ جن میں ایک شرط یہ بھی تھی۔ کہ مناظرہ ایک ماہ کے اندر اندر ہوگا۔ اور مناظرہ کی تاریخ جماعت احمدیہ کی طرف سے معین کی جائیگی۔ جس کی اطلاع فریق ثانی کو پندرہ دن قبل کر دی جائے گی۔

جب سکرٹری صاحب نے جماعت کے امیر صاحب اور باقی ارکین کو ان شرائط کی اطلاع دی۔ تو انہوں نے کہا کہ گو یہ سب کچھ ساری جماعت کے مشورہ کے بغیر ہوا ہے۔ تاہم چونکہ آپ دستخط کر چکے ہیں۔ اس لئے ہم مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ مگر جس طرح ہماری طرف سے آپ نے بحیثیت مقامی جماعت کے سکرٹری کے دستخط کئے ہیں۔ اسی طرح فریق ثانی کی طرف سے بھی کسی مقامی ذمہ وار آدمی کے دستخط ہونے چاہئیں۔ لیکن جب ڈیرہ اسماعیل خاں کے اکابر اور مقامی اصحاب کو شرائط پر دستخط کرنے کے لئے کہا گیا۔ تو ان میں سے کوئی بھی دستخط کرنے اور مناظرہ کی ذمہ واری لینے کے لئے تیار نہ ہوا۔ اس کے متعلق جب مولوی سید نور الحسن صاحب کو اطلاع دی گئی۔ کہ یہاں کا کوئی مقامی آدمی آپ کی طے کی ہوئی شرائط کے مطابق مناظرہ کی ذمہ واری

لینے اور شرائط پر دستخط کرنے پر آمادہ نہیں۔ تو انہوں نے لکھا کہ اگر ڈیرہ کے لوگ ذمہ واری نہیں لیتے تو کوئی بات نہیں میں خود مناظرہ کا ذمہ دار ہوں۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ نے انہیں لکھا کہ چونکہ آپ یہاں کے باشندے نہیں ہیں اس لئے کسی صورت میں بھی اہلسنت والجماعت ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے نمائندہ نہیں ہو سکتے خصوصاً جبکہ مقامی صاحبان ذمہ واری لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ بلکہ آپ کی طے شدہ شرائط کے مطابق مناظرہ کرنے کے خلاف ہیں۔ مولوی سید نور الحسن صاحب نے اس چٹھی کا کوئی جواب نہ دیا۔

اسی دوران میں نواب صاحب آف ڈیرہ نے بھی اپنی کوٹھی پر مناظرہ ہونے سے انکار کر دیا۔ یہ حالات پیدا ہونے اور مولوی سید نور الحسن صاحب کی طرف سے کوئی جواب نہ ملنے پر سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ نے ۱۳ مئی کے "الفضل" میں یہ سب کوائف شائع کرا دیئے۔ اور ساتھ ہی جماعت احمدیہ ڈیرہ نے اس خیال سے کہ کوئی مقامی غیر احمدی ذمہ وار کے مناظرہ کی شرائط پر دستخط نہ کرنے کی وجہ سے وہ شرائط کالعدم ہو چکی ہیں۔ اور یہاں کی مہذب پبلک مولوی لال حسین وغیرہ کے "غیر شریفانہ" اور بازاری سوقیانہ "طرز بیان" کی وجہ سے ان کی طرف سے طے شدہ شرائط کے مطابق مناظرہ کی مخالف ہے۔ لیکن چونکہ شرائط میں لکھا ہے کہ مناظرہ ایک ماہ کے اندر اندر ہو جاوے۔ مولوی نور الحسن وغیرہ یہاں آ کر شور و غوغا کریں اور لاف زنی سے کام لیں کہ دیکھو احمدی ہمارے مقابل پر نہیں آئے مرکز سے مبلغین بھیجنے کی درخواست کی اور نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے حکم ملنے پر خاکسار اور مکرم مولوی عبد القادر صاحب مولوی فاضل میعاد کے اندر اندر ڈیرہ پہنچ گئے۔ پانچ دن تک ہماری تقریریں ہوتی رہیں جنہیں شہر کے معززین اور شرفا سنتے رہے۔ آخری دن ڈیرہ کے رئیس نواب نصر اللہ خانصاحب کی دعوت پر ان کی کوٹھی کے صحن میں جلسہ ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر بعض بڑے سا ... علمی تجسس رکھنے

والے اصحاب نے خواہش ظاہر کی کہ اگر مہذبانہ رنگ میں مناظرہ ہو جائے تو بہت اچھا ہو۔ تاکہ ہم لوگ فریقین کی باتیں سن کر موازنہ کر سکیں۔ جماعت احمدیہ کے مقامی احباب نے اس بات کو قبول کر لیا۔ چنانچہ فریقین کی مرضی سے پہلے شرائط جو مولوی سید نور الحسن صاحب مہتمم مرکز تنظیم اہلسنت والجماعت لاہور نے طے کی تھیں۔ منسوخ اور کالعدم قرار دینے کے بعد جماعت احمدیہ کے نمائندہ اور اہلسنت والجماعت کے نمائندہ کے درمیان نئے سرے سے مندرجہ ذیل شرائط طے ہوئیں۔ جن کے مطابق انشاء اللہ مناظرہ ہوگا۔

شرائط مناظرہ مابین جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں و اہلسنت والجماعت ڈیرہ

(۱) مناظرہ مندرجہ ذیل مضامین پر ۲۶ و ۳۰ جون ۱۹۴۵ء کو ہوگا (ا) حیات و ممات مسیح ناصری علیہ السلام (ب) کیا اسرائیلی مسیح ابن مریم ہی اس امت میں واپس آئیں گے یا آنے والا مسیح اسی امت میں سے پیدا ہوگا۔ (ج) کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبوت جاری ہے (د) صداقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام۔

(۲) پہلے دو مضامین میں مدعی اہلسنت والجماعت ہوں گے۔ اور جماعت احمدیہ معترض ہوگی۔ اور تیسرے اور چوتھے مضمون میں مدعی جماعت احمدیہ ہوگی اور معترض اہل سنت والجماعت۔

(۳) ہر مناظرہ میں پہلی اور آخری تقریر مدعی کی ہوگی۔

(۴) ہر مناظرہ میں پہلی دو تقریریں آدھ آدھ گھنٹہ کی اور بعد کی پندرہ پندرہ منٹ کی ہوں گی۔ اور ہر مناظرہ دو گھنٹے پندرہ منٹ ہوگا۔

(۵) ہر فریق کا ایک صدر ہوگا۔ جو شرائط اور وقت کی پابندی کرائے گا۔

(۶) سوائے مناظر اور صدر کے اور کسی کو بولنے کا حق نہ ہوگا۔

(۷) ہر فریق اپنا دعویٰ قرآن مجید اور احادیث سے پیش کرے گا۔ بزرگان امت کے اقوال و تحریرات بھی بطور تائید و استشہاد پیش کئے جا سکتے ہیں۔

(۸) عند المطالبہ ہر فریق کسی آیت یا حدیث کے ترجمہ کا ثبوت لغت عرب و محاورات عرب سے پیش کرے گا۔

(۹) جماعت احمدیہ کے لئے قرآن مجید اور احادیث کے علاوہ صرف حضرت مرزا صاحب کی اپنی تصنیفات ہی پیش کی جا سکتی ہیں۔ نہ کہ کسی دوسرے کا قول یا تحریر۔

(۱۰) دوران مناظرہ میں کوئی فریق نعرہ نہیں لگائے گا۔ اور تالیاں نہیں بجائیگا۔ اگر کسی فریق کی طرف سے شور و شر پیدا ہو تو یہ سمجھ لیا جائے گا۔ کہ وہ فریق مناظرہ بند کرنا چاہتا ہے۔

(۱۱) ہر فریق متعلقہ حوالہ اصل کتاب سے پیش کرے گا۔

(۱۲) ہر فریق اپنی اپنی جماعت کی طرف سے حفظ امن کا ذمہ وار ہوگا۔

(۱۳) ہر فریق کا مناظر سند یافتہ مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی یا گریجوایٹ یا مستند عربی درسگاہ کا سند یافتہ ہوگا۔ سند موقعہ پر پیش کی جائے گی۔

(۱۴) مناظرہ نواب زادہ ذوالفقار علی خانصاحب کے بنگلہ پر ہوگا۔

(۱۵) مناظرہ دو دن ہوگا۔ اور ہر روز ۷ بجے صبح سے ۹½ بجے تک اور ۵ بجے شام سے ۷½ بجے تک ہوا کرے گا۔

(۱۶) شرائط میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ البتہ اگر وقت یا جگہ یا تاریخ کے متعلق کوئی فریق تبدیلی کرانا چاہے۔ تو دوسرے فریق کی رضامندی حاصل کر کے صرف مذکورہ تین باتوں میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ باقی کسی شرط میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

دستخط:۔ محمد حسین سیکرٹری جماعت ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۷/ جون ۴۵ء

دستخط نمائندہ اہلسنت والجماعت ذوالفقار علی نواب زادہ ۱۷/ جون ۴۵ء

چونکہ شرط ۱۶ میں اس بات کی گنجائش تھی کہ وقت۔ جگہ یا تاریخ کے متعلق فریقین کی رضامندی سے تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اس لئے فریقین نے گرمی کی شدت اور ڈیرہ جانے آنے کے لئے سفر کی مشکلات کی وجہ سے مناظرہ کی تاریخیں پیچھے ڈال دی ہیں۔

یہ ہیں اصل حالات اور اصل شرائط جن کے مطابق انشاء اللہ اکتوبر یا نومبر میں مناظرہ ہوگا۔ وہ شرائط جو مولوی لال حسین صاحب اور ان کی پارٹی لئے پھرتی ہے وہ فریقین کی رضامندی سے منسوخ ہو چکی ہیں۔ اور ان کے مطابق کوئی مناظرہ نہیں ہوگا۔

خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی

میت کیلئے کفن ملنے میں مشکلات

میرا برادر حقیقی عمر الدین بعمر ۷۰ سال ۲۵ جون کی شام کو فوت ہوا۔ اسی وقت میں نے محمد الدین رشتہ دار کو کفن کے لئے ڈپو پر بھیجا۔ دیر کے بعد واپس آ کر اس نے بتایا کہ صبح کفن ملے گا۔ لہذا ۲۶ جون کو کمترین ہمراہ محمد الدین مذکور ڈپو پہ گیا۔ دکان کھلنے پر پارچہ کفن طلب کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ ٹھہرو بکواس کیوں کرتے ہو۔ اس پر محمد الدین نے کہا کہ گرمی بہت سخت ہے رات سے پارچہ کفن طلب کر رہے ہیں مجھے پہلے کفن دیدو۔ اس پر تکرار ہو کر مسمیان نرنجن داس رگھو ناتھ۔ چندداس وغیرہ نے محمد الدین مذکور کو زدوکوب کیا۔ مجھے بھی دھکا لگا۔ میں ضعیف العمر تھا پیچھے ہٹ گیا۔ اور پھر محمد الدین مذکور مضروب کو تھانہ بٹالہ اطلاع بھیج دیا۔ پیچھے میں بھی تھانہ پہنچا۔ تھانہ سے باہر ایک مسلمان افسر کو جو کار میں بیٹھا تھا حالات بالا سنائے۔ اور بعد اندراج رپٹ تھانہ محمد الدین مذکور نے چار روپیہ فیس دے کر ڈاکٹر صاحب اسسٹنٹ سول سرجن بٹالہ سے ملاحظہ کرایا۔ اس کے بعد پھر بخدمت نائب تحصیلدار بٹالہ جو اس وقت انچارج تحصیل بٹالہ تھے بذریعہ درخواست معرفت محمد الدین حالات بالا عرض کئے۔ تحصیل سے منظور کرا کر کنٹرولر ہمراہ ملا۔ ڈپو ہرگ سے مذکور نے کفن دلایا۔ گرمی کی وجہ سے حالت متوفی خراب ہو گئی۔

بڑی نعمت ہیں

لیکن

سرمہ جواہر الا رجسٹرڈ — اور — ٹھنڈا سرمہ

5/-   2/-

کھوئی — ہوئی — نعمت

واپس

لاتا ہے

جس طرح آنکھیں خدا تعالیٰ کی خاص نعمت ہیں اسی طرح آپ کے یہ سرمے آنکھوں کیلئے خاص نعمت ہیں

چودھری نصر اللہ خان ایڈووکیٹ ۔ ایم ۔ ایل ۔ اے

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

[illegible]

شیخ سعدی شیرازی، ایران کے مقبول عام شاعر کسی دوسرے شہر میں ایک مالدار تاجر کے گھر مہمان گئے۔ جہاں اُنکی بہت ہی پُرتکلف خاطر مدارات اور دعوتیں کی گئیں۔ ہر کھانے کے بعد وہ اکثر آہ بھرتے اور کہتے ——"آہ دعوتِ شیراز——"

تاجر نے کچھ بے اطمینانی کا اندازہ کر کے اپنے معزز مہمان کی خاطر مدارات اور دعوتوں میں دوگنی سرگرمی اور تکلف شروع کر دیا۔ لیکن اس کے باوجود بھی ہر کھانے کے بعد وہی الفاظ——"آہ دعوتِ شیراز——" جاری رہے۔ اور تین دن کے بعد شاعر شیخ سعدی رخصت ہو گئے۔ کچھ دن بعد وہ تاجر شیراز گیا اور اُس نے پورا ارادہ کر لیا کہ وہ شیخ صاحب کے گھر جا کر یہ راز معلوم کریگا کہ وہ کونسی خصوصیت تھی جو دعوتِ شیراز کو اُس کی ضیافت سے اس درجہ بہتر بنا سکتی تھی۔ اُسے سخت تعجب ہوا۔ بلکہ غصہ آیا جب کہ بہت معمولی کھانا لایا۔ شیخ نے کہا۔

——"یہ بہت معمولی کھانا ہے اور اس کی لاگت اتنی کم ہے کہ تم اگر ایک سال بھی رہو تو یہ کھانا کھا سکتے ہو——"

انہوں نے اس کی تشریح کر کے بتایا کہ یہی اصل تواضع ہے۔ جو نہ میزبان کو پریشانی میں مبتلا کر سکتی ہے نہ مہمان کو۔ ہم بھی اپنے مہمان کو سادہ غذا مہیا کر کے اپنے آپ کو بہت اچھا میزبان ثابت کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے ہر کھانے کو——"دعوتِ شیراز——" بنا سکتے ہیں——، غذا کی رسد بہت کم ہے اور وہ غریب لوگ ہیں جو سب سے زیادہ مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں ہمیشہ کے مقابلے میں آج ہی وہ وقت آیا ہے کہ ہم ایران کے عقلمند شاعر کی نصیحت پر عمل کریں۔

غذا بچائیے

اس طرح آپ

جانیں بچا سکتے ہیں

جاری کردہ:۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی

عطور نفیسہ

ہمارے پاس امپیریل کیمیکل کمپنی کے تیار کردہ عطروں کی ایجنسی ہے۔ اور ہم ہر شہر اور ہر صوبہ میں ان عطروں کی ایجنسیاں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ عطر اکثر فرانسیسی ہیں اور بہترین پھولوں کی خوشبوؤں پر مشتمل ہیں۔ انگریزی اور امریکن عطر بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان کے علاوہ امپیریل کیمیکل کمپنی کا تیار کردہ یوڈی کلون بھی ہمارے پاس سے مل سکتا ہے۔ عطروں کی خوردہ فروشی کی قیمت دو روپے آٹھ آنے ۔/۸/۲ روپے فی شیشی ہے۔ یوڈی کلون کی چار آونس کی شیشی کی قیمت ساڑھے چار روپے (للعہ) ۔/۸/۴ روپے۔

ایجنٹوں کو معقول کمشن دیا جاتا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ براہ راست مال منگوانے والوں سے آرڈر کی تعمیل بھی فوراً کی جاتی ہے

ملنے کا پتہ

مینیجر انڈین کیمیکل کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

اسلامی اصول کی فلاسفی مختلف زبانوں میں

انگریزی زبان کی مجلد	۱—۲—۰
گجراتی 〃 〃	۰—۱۲—۰
اردو 〃 بے جلد	۰—۸—۰
مرہٹی 〃 〃	۱—۰—۰
ملیالم زبان 〃 〃	۰—۸—۰
کنٹری 〃 〃	۰—۸—۰
تیلنگی 〃 〃	۰—۸—۰

احمدیت کے متعلق اعتراضات اور اس کے جوابات اردو میں آٹھ آنہ معہ محصول ڈاک۔

عبد اللہ الہ دین
سکندر آباد دکن

اٹھرا کا مجرب علاج

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کے مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپکا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اور تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر بارہ روپے عہ۱۲

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکلکشا ہیں۔ یہ ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم یا زیادہ آنا نلوں اور کولہوں کا درد۔ متلی قے۔ چہرہ کی بے رونقی اور دھبے۔ ہاتھ پاؤں کی جلن اولاد کا نہ ہونا ان سب کو دور کرتی ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ تین روپے (صہ)

زوجام عشق

یہ قوت کی ضامن ہیں حرارت غریزی کو بڑھاتی ہیں ... کیلئے لاجواب ہے۔ اعصاب کی کمزوری کے دور کرنے کے لئے بینظیر اکسیر ہیں یہ تمام جسمانی طاقت محفوظ رکھتی ہیں۔ اور آئندہ کمزوری سے بچاتی ہیں۔ قیمت ایکماہ ۷۰ گولی عہ۱۲

خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز
دواخانہ معین الصحت قادیان

فوری ضرورت

قادیان کے ایک معزز گھرانے میں ایک نجی کام کرنے والے ملازم کی ضرورت ہے۔ جو کھانا کھلانا وغیرہ کا کام اچھی طرح جانتا ہو۔ اور تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ ۳۵ روپے ماہوار تک دی جائے گی۔ احمدی امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں معرفت نمبر ... میں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

شملہ ۱۲ جولائی۔ حکومت ہند کے محکمہ ڈاک کے ممبر نے آج ایک بیان میں کہا کہ لوئر گریڈ سٹاف کی ہڑتال نامناسب۔ ناجائز اور خلاف قانون ہے۔ ان کے ۱۲ مطالبات میں سے سات تنخواہوں پر غور کرنے والے کمشن کو غور کرنے کے لئے سونپ دیئے گئے ہیں۔ اور پانچ نئے مطالبات ہیں۔ گورنمنٹ تمام مطالبات پر ہمدردی سے غور کرنے کے لئے تیار ہے۔ مگر وہ ہڑتال کی دھمکیوں سے قطعاً مرعوب نہیں ہوگی۔ حکومت نے ہڑتال کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر قسم کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ نئے آدمیوں کو بھرتی کرنے کے انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں۔

بمبئی ۱۲ جولائی۔ آل انڈیا ٹریڈ یونین کے صدر نے ایک بیان میں کہا کہ محکمہ ڈاک و تار کے ملازمین کی مختلف مقامات پر یونینیں ہیں ان کی تنظیم اچھی نہیں ہے۔ اسی بات سے اس وقت گورنمنٹ فائدہ اٹھا رہی ہے۔ لہٰذا تمام یونینوں کی ایک مشترکہ کانفرنس میں حالات پر غور کرنا چاہیئے۔

بمبئی ۱۲ جولائی۔ کانگرسی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ سی۔ پی کے وزیر اعظم دستور ساز اسمبلی کے ممبر منتخب کر لئے جائیں گے اور انکی جگہ پنڈت دوارکا ناتھ کو وزیر اعظم بنا دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۱۲ جولائی۔ قاضی محمد عیسےٰ ممبر مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی آج بلوچستان کی طرف سے نمائندہ اسمبلی کا ممبر منتخب کئے جانے کے متعلق مسٹر جناح سے مشورہ لینے کے لئے حیدر آباد روانہ ہو گئے ہیں۔

پونا ۱۲ جولائی۔ گاندھی جی نے ایک بیان میں کہا کہ حکومت کو اعلان کر دینا چاہیئے کہ تمام لوگ کھدر پہنا کریں۔

سری نگر ۱۲ جولائی۔ ۱۵ جولائی کو مہاراجہ صاحب کشمیر ایک دربار منعقد کر رہے ہیں جس میں وہ ریاست کے متعلق اپنی پالیسی کے سلسلے میں ایک اہم اعلان کریں گے۔ جموں و کشمیر سے تین ہزار نمائندے اس میں شامل ہوں گے۔

نئی دہلی ۱۲ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ محکمہ ڈاک و تار کے نو سرکلوں میں سے چھ میں ہڑتال نہیں ہوئی صرف تین سرکلوں میں ہڑتال ہوئی ہے۔

نئی دہلی ۱۲ جولائی۔ آج کی اطلاعات کے مطابق کلکتہ، بمبئی۔ لکھنؤ۔ آگرہ۔ بنارس۔ بریلی اور کانپور میں ڈاکخانہ کے لوئر گریڈ ملازمین کی مکمل ہڑتال رہی۔ ڈیرہ دون ہردوار اور سہارنپور میں جزوی ہڑتال رہی۔ بمبئی میں ہڑتال سے پیدا شدہ حالات کی بنا پر آج فوج بلائی گئی جو ڈاکخانہ کے کاموں کے سلسلے میں مدد دیتی رہی۔ بمبئی کے پوسٹ ماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ کافی مزدور نہ ملنے کی وجہ سے بہت سی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔

کراچی ۱۲ جولائی۔ آج سندھ اسمبلی نے مسلم لیگ پارٹی کے مندرجہ ذیل تین اصحاب دستور ساز اسمبلی کے لئے ممبر منتخب کئے ہیں (۱) خان بہادر کھوڑو۔ (۲) پیرزادہ عبد الستار۔ (۳) ایم۔ ایچ گزدر۔

نئی دہلی ۱۲ جولائی۔ مسلم لیگ کونسل کے ایک رکن نے کونسل کے اجلاس میں پیش کرنے کے لئے ایک قرارداد کا نوٹس دیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ نئے پیدا شدہ حالات کی بنا پر دستور ساز اسمبلی میں نمائندے بھیجنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس لئے جب تک برابری کے اصول کی بنا پر عارضی گورنمنٹ کی تشکیل نہیں کر دی جاتی۔ اور دستور ساز اسمبلی میں بھی برابری کا اصول تسلیم نہیں کر لیا جاتا۔ اس وقت تک مسلم لیگ دستور ساز اسمبلی میں شامل نہیں ہوگی۔

یروشلم ۱۲ جولائی۔ جن چار یہودی لیڈروں کو نظر بند کر لیا گیا تھا۔ آج ان میں سے ایک کو رہا کر دیا گیا۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ توقع کی جاتی ہے کہ ۲۹ جولائی کو منعقد ہونے والی امن کانفرنس میں مسٹر چرچل کو بھی شمولیت کی دعوت دی جائیگی کیونکہ ان کی شمولیت بہت ضروری خیال کی جا رہی ہے۔

لاہور ۱۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر پنجاب نے وزراء سے کہہ دیا ہے کہ وہ پنجاب اسمبلی کے ۱۹ جون کو ہونے والے اجلاس سے قبل اپنے پارلیمنٹری سیکرٹری چن لیں۔

لاہور ۱۲ جولائی۔ پنجاب سے دستور ساز اسمبلی کے لئے اٹھائیس ممبروں کا انتخاب ہوگا۔ ان اٹھائیس نشستوں کے لئے ۵۳ اصحاب نے کاغذات نامزدگی داخل کئے ان میں سے ۲۶ مسلم لیگی۔ اٹھارہ ہندو ایک عیسائی آٹھ سکھ۔ ایک کانگرسی مسلمان اور تین یونینسٹ ہیں۔ کاغذات نامزدگی کی پڑتال کے بعد صرف ۱۶ مسلم لیگی میدان میں رہ جائیں گے۔ دس امیدوار دستبردار ہو جائیں گے۔ مسلمانوں کی کل نشستیں ۱۶ ہیں۔ ہندوؤں کی آٹھ اور سکھوں کی چار۔

حیدرآباد ۱۱ جولائی۔ مسٹر محمد علی جناح نے آج پھر حضور نظام سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ ریاست کے مسلمانوں کی انجمن اتحاد المسلمین میں جو اختلافات رونما ہو گئے تھے۔ وہ آپ کی کوشش سے اب رفع ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ حکومت برطانیہ اس امر پر غور کر رہی ہے۔ کہ ۲۹ جولائی کو منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں مصر کو ضرور شامل کیا جائے۔ کیونکہ حکومت برطانیہ کے نزدیک جنگ کے دوران میں مصر کی خدمات مسلم ہیں نیز اٹلی کی نو آبادیات کے مستقبل کے متعلق بھی عربوں کا نقطہ نگاہ معلوم کرنے کے لئے مصر کی شمولیت بے حد ضروری ہے۔

پیرس ۱۱ جولائی۔ جرمنی کو غیر مسلح کرنے کے متعلق روس کی سکیم کا مسودہ شائع کر دیا گیا ہے۔ اس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ اتحادی اقوام ایک خاص کمیشن قائم کریں۔ جو اس امر کا جائزہ لے کہ آیا جرمنوں کو غیر مسلح کرنے کی سکیم پر عمل بھی ہوتا ہے یا نہیں۔

قاہرہ ۱۱ جولائی۔ مصر کو ذریعہ تار بتایا گیا کہ اینگلو مصری معاہدہ پر دستخط کرنے کے لئے خود مسٹر بیون مصر آئیں گے۔ ان کے دستخط کرنے کے بعد مصری اور برطانوی وفد سوڈان کے مسئلہ پر بحث کریں گے۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ آئندہ جمعرات کو وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس دارالامراء میں ہندوستان کے متعلق اپنا بیان دیں گے۔ اس دن دارالعوام میں بھی ایک بیان دیا جائیگا۔

شملہ ۱۱ جولائی۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس آج منعقد ہوا۔ کمانڈر انچیف کے سوا باقی تمام ممبر موجود تھے۔

لاہور ۱۱ جولائی۔ سونا ۹۰/-/- چاندی ۱۵۷/-/- پونڈ ۶۵/- سونا امرتسر ۹۳/۸/-

لنڈن ۱۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ میں اس سال اتنی کثرت سے گندم پیدا ہوئی ہے۔ کہ اس نے تمام ریکارڈ مات کر دیئے ہیں ملک کے گوداموں میں اس قدر گندم جمع ہو چکی ہے۔ کہ اب مزید گندم جمع کرنے کی گنجائش نہیں۔ بہت سی بستیوں کی گراؤنڈز اور گرجا گھروں کے باہر میدان میں گندم کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔

حیدرآباد ۱۱ جولائی۔ نواب صاحب چھتاری وزیر اعظم ریاست حیدرآباد آج اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو کر بمبئی روانہ ہو گئے نئے وزیر اعظم سر مرزا اسمٰعیل مقرر ہوئے ہیں۔

کراچی ۱۱ جولائی۔ ملک سر خضر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب ۱۴ جولائی کو کراچی پہنچ جائیں گے۔

لاہور ۱۱ جولائی۔ کنڈیاں ریلوے سٹیشن کے یارڈ میں دو انجنوں میں تصادم ہو گیا جس سے گیارہ اشخاص ہلاک اور سات مجروح ہو گئے۔

شملہ ۱۱ جولائی۔ ہندوستانی شاہی جنگی بیڑے کے تحقیقاتی کمیشن نے ایک متفقہ رپورٹ تیار کر لی ہے جو آئندہ ہفتہ کمانڈر انچیف کو بھیجدی جائے گی۔

واشنگٹن ۱۱ جولائی۔ امریکہ سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پنسلین سے بھی زیادہ ایک موثر دوائی ایجاد کی گئی ہے۔ یہ تپدق۔ ٹائیفائڈ۔ پیچش۔ آتشک۔ سوزاک وغیرہ بیماریوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی

لائلپور ۱۱ جولائی۔ گندم دڑہ ۹/۶/۶۵ گندم فارم ۱۲/- ۹ گڑ ۲۱/- تا ۲۲/- شکر ۲۲/۸/- تا ۲۳/-/- گھی دیسی ۱۵۵/۸/-

کاموکی ۱۱ جولائی۔ گندم دڑہ ۹/۶/- گندم فارم ۹/۱۰/- چاول باسمتی ۲۶/- چاول سیلا باسمتی ۲۵/۱۲/-